جلد ۲۹ | ۲۱- ماہ تبوک ہش ۱۳۲۰ | ۲۸- ماہ شعبان سنہ ۱۳۶۰ ھ | ۲۱- ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۱ ء | نمبر ۲۱۷

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۸ شعبان سنہ ۱۳۶۰ ھ

رمضان المبارک میں ہر جماعت قرآن کریم کے درس کا انتظام کرے

قادیان ۱۹- ماہ تبوک ہش ۱۳۲۰ - آج سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبۂ جمعہ میں بعض اور امور کے علاوہ رمضان المبارک کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی طرف احباب جماعت کو خاص طور پر توجہ دلائی اور فرمایا۔ کہ تمام جماعتیں اپنے اپنے مقامات پر اس ماہ میں خاص طور پر درس القرآن کا انتظام کریں- اور اگر کسی جگہ تمام قرآن کے درس کا انتظام نہ ہو سکے۔ تو "تفسیر کبیر" بطور درس رمضان میں ختم کی جائے- نیز مردوں کے علاوہ عورتوں اور بچوں کو بھی ان درسوں میں شامل کیا جائے۔ چونکہ رمضان المبارک جلد شروع ہونے والا ہے- اس لئے حضور کا یہ ارشاد فی الحال مختصراً احباب جماعت تک پہنچایا جاتا ہے:۔

حضور نے فرمایا:۔

چونکہ عنقریب رمضان شریف کا مہینہ شروع ہونے والا ہے- اس لئے میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں- کہ وہ جہاں تک ہو سکے۔ اس بابرکت مہینے کے فیوض سے مستفیض ہونے کی کوشش کریں- میرے نزدیک قرآن کریم کی یہ آیت کہ شھر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن- اس مہینہ کی برکات اور اس کے فیوض کو ایسا واضح کرتی ہے- کہ انسان کے دل میں اس کی اہمیت خود بخود پیدا ہو جاتی ہے- جس مہینہ کو اللہ تعالےٰ نے اس بات کے لئے منتخب فرمایا- کہ قرآن اس میں نازل ہو- اور جس میں جبریل اس وقت تک کے نازل شدہ قرآن کو ہمیشہ دہرایا کرتے ہوں۔ اُس کے بارہ میں مومنوں کے دلوں میں جتنا بھی جوش پیدا ہو- اور قرآن کریم کی اس مہینہ میں جتنی بھی تلاوت کی جائے کم ہے- خدا تعالےٰ کا یہ فعل اور جبریل کا نزول اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اس کے ساتھ تلاوت کرنا بتلاتا ہے۔ کہ رمضان کا تعلق صرف روزوں سے نہیں بلکہ قرآن کریم کی کثرتِ تلاوت اور اس کے معانی پر غور و خوض اور تدبر کرنا بھی ضروری امور سے ہے- یہی وجہ ہے- کہ قادیان میں رمضان کے موقعہ پر درس قرآن کا خاص طور پر انتظام کیا جاتا ہے- جب میری طبیعت اچھی ہوا کرتی تھی- میں خود درس دیا کرتا تھا- مگر اب جبکہ میری صحت اس کی اجازت نہیں دیتی- بعض اور علماء سے درس دلایا جاتا ہے- قادیان کے مخلصین اس میں شامل ہوتے ہیں اور جو لوگ شامل نہیں ہوتے- وہ کم سے کم درسِ قرآن کی جو قضائے عمری ہوتی ہے- اس میں شامل ہو جاتے ہیں- عام مسلمانوں میں رواج ہے- کہ ان میں سے بعض سارا سال نماز نہیں پڑھتے- مگر رمضان کے آخری جمعہ میں شامل ہو جاتے ہیں- اور اس کا نام قضائے عمری رکھتے ہیں- اس دن وہ کچھ زائد نفل پڑھ لیتے ہیں- اور سمجھ لیتے ہیں- کہ وہ ان نمازوں کے بدلہ میں کافی ہو گئے- جو انہوں نے نہیں پڑھی تھیں- اسی طرح جو غافل اور سست درس میں شامل نہیں ہوتے وہ آخری دن کے درس اور دعا میں شامل ہو جاتے ہیں- اور سمجھتے ہیں- کہ درس کی قضائے عمری ہو گئی- گو نہ نمازوں کی قضائے عمری ہے- اور نہ درس کی- بہر حال ایک شخص کو اگر سارے سال میں چند دن ایسے مل جائیں جن میں تمام قرآن کے ترجمہ اور تفسیر کو وہ سُن سکے اور پھر بھی وہ اس میں حصہ نہ لے- تو اس سے زیادہ بدبخت کون ہو سکتا ہے؟

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہُوئے فرمایا۔

مَیں جماعت کے دوستوں کو نصیحت کرتا ہُوں۔ کہ وہ جہاں رمضان کے روزے رکھیں- اور اپنے اپنے گھروں میں قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کریں- وہاں درس میں بھی زیادہ سے زیادہ شامل ہوں-

حضور نے اس ضمن میں کارکنوں کو بھی نصیحت کی- کہ وہ عورتوں کے لئے درس کا خاص طور پر انتظام کریں:۔

اس ضمن میں حضور نے فرمایا:۔

میں بیرونی جماعتوں کو بھی نصیحت کرتا ہُوں- کہ وہ اپنی اپنی جگہ درس کا انتظام کریں- اب تو "تفسیر کبیر" کا بھی ایک حصہ شائع ہو چکا ہے- اور اس کا درس دینا کوئی مشکل امر نہیں- جماعتوں کو چاہیئے کہ اگر وہ تمام قرآن کے درس کا انتظام نہیں کر سکتیں- تو اپنے ہاں ایسا انتظام کریں- کہ اس مہینہ میں تفسیر کبیر کا درس ہو جائے جنہوں نے تفسیر پڑھی ہے- اُن کے ذہن میں اس کے مطالب تازہ ہو جائیں گے- اور جنہوں نے ابھی تک اسے نہیں پڑھا- وہ اس طرح اسے سُن لیں گے- میں نے خود بھی اس کو بعد میں پڑھا ہے- تاکہ وہ مطالب جو تفسیر کبیر کے لکھتے وقت مجھ پر کُھلے تھے- میرے ذہن سے اُتر نہ جائیں- پس جہاں پورے درس کا انتظام نہ ہو سکے- وہاں تفسیر کبیر کا درس دیا جائے- اور رمضان کی برکات سے پُوری طرح فائدہ اٹھایا جائے:۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ تبوک ۱۳۲۰ہش:- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق پانچ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے - کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے - الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی بخیر و عافیت ہیں -

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے -

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ - و بیگم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کل ڈلہوزی سے واپس آ گئے ‌‌‌‌ ٭

قادیان میں پندرھواں یوم وقار عمل

قادیان ۱۹ تبوک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق آج مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام پندرھواں یوم وقار عمل منایا گیا - مقام عمل نصرت گرلز سکول والی سڑک تھی - کام ٹھیک سات بجے شروع کیا گیا - حاضری نسبتاً کم تھی - تاہم ۲½ گھنٹوں کی کوشش کے بعد ۵۰۰۰ مکعب فٹ مٹی گڑھے میں ڈالی گئی - اور کمہاروں نے بھٹہ پر سے روڑے لا کر گڑھے میں ڈالے۔ دعا کے بعد دس بجے کام ختم ہوا۔ کام بابو غلام حسین صاحب اوورسیر کی زیر نگرانی ہوا - اس موقعہ پر فسٹ ایڈ اور آب رسانی کا بھی انتظام تھا - مرزا منور احمد مہتمم وقار عمل۔

نظارت بیت المال کے چند ضروری اعلانات

(۱) جماعت احمدیہ کے ہر قسم کے چندے محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر آنے چاہئیں - اور ان کی تفصیل بھی چندوں کے ساتھ براہ راست انہی کے نام بھیجی جائے - (۲) ڈاکخانہ یا بنکوں کا سود اپنی ذات پر خرچ کرنا یا اپنے ہمسایوں یا مساکین کو دینا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتویٰ کی رو سے حرام ہے - البتہ حضور کے منشاء کے مطابق ایسے روپیہ کو اسلام کی موجودہ کمزور حالت کے پیش نظر اشاعت اسلام پر خرچ کیا جا سکتا ہے لہٰذا اس قسم کا تمام روپیہ اس غرض کے لئے مرکز میں آنا چاہیئے (۳) ہر جماعت میں خوشی کے موقعوں پر کوئی نہ کوئی رقم ثواب کے کاموں کے لئے بھی خرچ کی جاتی ہے - اور ایسی رقوم شادی و شکرانہ فنڈ کے نام سے جماعتوں کی طرف سے موصول ہوتی رہی تھیں - مگر یاد دہانی نہ ہونے کی وجہ سے اب کچھ عرصہ سے ان فنڈوں میں کوئی رقم وصول نہیں ہوئی - لہٰذا پھر کارکنان و احباب جماعتہائے احمدیہ کی توجہ اس کی طرف دلائی جاتی ہے - امید ہے احباب ضرور کچھ نہ کچھ ایسے موقعوں پر نکال کر مرکز میں بھیجتے رہیں گے - ناظر بیت المال قادیان

خطبہ نمبر ہندو مسلم لیڈروں کے نام جاری کرائیے !

گزشتہ سال بہت سے احباب نے ہندوستان کے قریباً تمام ہندو مسلمان لیڈروں کے نام الفضل کا خطبہ جمعہ نمبر جاری کرایا تھا - ان لیڈروں میں گاندھی جی - پنڈت جواہر لال صاحب نہرو - پنڈت مالویہ جی - مولانا ابو الکلام صاحب - مسٹر جناح تک بھی شامل تھے - ان اور دوسرے تمام لیڈروں کے نام سارا سال خطبہ نمبر جاتا رہا - اور وہ اسکا مطالعہ کرتے رہے - اب پھر اس سلسلہ کو جاری کرنا چاہیئے - پس احباب دو روپیہ سالانہ بھیج کر جس لیڈر کا نام لکھیں انکو سال بھر خطبہ نمبر بھیجا جائے گا - مینیجر الفضل

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچی توبہ سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں

۱۱ اپریل ۱۹۰۳ء کو چند اشخاص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی - اس کے بعد حضور نے ایک تقریر کی - جس میں فرمایا:-

"اس وقت جو تم بیعت کرتے ہو - یہ بیعت توبہ ہے - اللہ تعالےٰ وعدہ فرماتا ہے - کہ جو کوئی توبہ کرے گا - اس کے گناہ بخش دوں گا - گناہ کے یہ معنے ہیں - کہ انسان دیدہ دانستہ اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کرے - اور ان تمام احکام کے برخلاف کرے جن کا حکم اللہ نے دیا ہے - اور ان باتوں کو کرے جن کے کرنے سے منع فرمایا ہے - گناہ ایسی چیز ہے کہ جس کا نتیجہ اس دنیا میں بھی بد ملتا ہے اور آخرت میں بھی۔

جب انسان توبہ کرتا ہے - تو اللہ تعالےٰ اس کے گناہوں کو فراموش کر دیتا ہے - اور تائب کو بے گناہ سمجھتا ہے - مگر شرط یہ ہے کہ تائب اپنی توبہ پر قائم رہے - بہت لوگ ہیں کہ توبہ کر کے بھول جاتے ہیں - مثلاً حج کرنے والے حج کر کے آتے ہیں - اور واپس آکر چند دنوں کے بعد پھر سابقہ بدیوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں - تو ان کے اس حج سے کیا فائدہ - خدا تعالےٰ گناہوں سے ہمیشہ بیزار ہے - اس لئے انسان کو گناہ سے ہمیشہ بچنا چاہیئے - جو شخص اس بات پر قادر ہے کہ گناہ چھوڑ دے اور پھر نہ چھوڑے - تو خدا تعالےٰ ایسے شخص کو ضرور پکڑے گا اگر تم چاہتے ہو کہ اس توبہ کے درخت سے پھل کھاؤ - اور تمہارے گھر وباؤں سے بچے رہیں - تو چاہیئے کہ سچی توبہ کرو"۔

(البدر ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) جناب مولوی عبد السلام صاحب عمر قادیان کے صاحبزادہ عبد الباسط صاحب پنجاب انگریکلچرل کالج لائلپور کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں - (۲) محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار عبد الحق صاحب گلاس والا شدید بیمار ہیں (۳) ملک محمد ہاشم صاحب کھیوڑہ نمک کا لڑکا امیر الدین احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان بعارضہ نمونیہ بیمار ہے - (۴) اہلیہ مہاشہ فضل حسین صاحب قادیان بیمار ہیں - (۵) فضل احمد صاحب ٹیوٹر بورڈنگ تحریک جدید کا چھوٹا بھائی بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے - (۶) حافظ احمد الدین صاحب سکنہ ڈنگہ سخت بیمار ہیں (۷) غلام محمد صاحب مدرسہ چٹھہ کی خالہ صاحبہ بیمار ہیں - (۸) اقبال احمد صاحب میڈیکل سٹوڈنٹ امرتسر امتحان میں شریک ہو رہے ہیں - (۹) اہلیہ صاحبہ ملک جان محمد صاحب منٹگمری نمین کا رنگ پھوڑ نکلنے کی وجہ سے سخت بیمار ہیں سب کیلئے دعا کی جائے -

دعائے مغفرت و جنازہ (۱) میرے والد مستری نور احمد صاحب ۱۱ ستمبر ۱۹۴۱ء کو بعمر ۸۰ سال فوت ہو گئے ہیں - انا للہ وانا الیہ راجعون - احباب دعائے مغفرت کریں - خاکسار رحیم اللہ شاہ آباد ضلع کرنال - (۲) منشی غلام احمد صاحب ۷ ماہ تبوک ۱۳۲۰ہش فوت ہو گئے ہیں - انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے مغفرت کی جاوے - خاکسار عبد الحق شاکر از ننکانہ ضلع شیخوپورہ

پوسٹروں کے متعلق اعلان نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر انتظام اس وقت تک غیر مبائعین کے متعلق چھ اشتہار شائع ہو چکے ہیں یہ اشتہارات جماعتوں کو بھیجے گئے ہیں - احباب کو چاہیئے کہ ان کو عام مقامات پر چسپاں کر دیں - اور مزید جس قدر مطلوب ہوں طلب فرمائیں - اگر کسی مقام پر ضرورت سے زیادہ پرچے پہنچ رہے ہوں - تو وہ اپنی ضرورت سے جلد آگاہ فرمائیں -

سیکرٹریان اصلاح و ارشاد اس طرف خاص توجہ کریں - خاکسار ابو العطاء نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قرآن مجید کی حکیمانہ ترتیب

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔

(۲)

دُوسرا دور زندگی

دوسرا دَور حضور علیہ السلام کی زندگی میں دعوئے نبوت سے ہجرت تک کا ہے۔ یعنی تیرہ سال کا عرصہ۔ اِس دَور کے متعلق فرمایا۔

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى ۝

یعنی خدا نے تجھے راستہ کا متلاشی پایا۔ پس تجھے ایک درست راستہ دکھلایا۔ سبحان اللہ کیا صداقت بھرا کلام ہے۔ اور کیا راستی سے بھرپور قول ہے۔ تواریخ سے ثابت ہے کہ جب حضور علیہ السلام کی عمر چالیس سال کے قریب پہونچی۔ تو حضور کو لوگوں کے اختلاط اور ملنے جلنے سے اضطراب ہونے لگا۔ اور قوم کی بگڑی ہُوئی حالت کو دیکھ کر حضور کو گھبراہٹ شروع ہُوئی۔ بخاری میں لکھا ہے

حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ

یعنی حضور خلوت پسند ہو گئے۔ لوگوں سے ملنا جُلنا چھوڑ دیا

بُرائی کا دور دورہ

حضور جدھر دیکھتے بدی کا بازار گرم نظر آتا۔ جوئے اور شراب کی کثرت زنا۔ اور قتل و غارت پر فخر لڑکیوں کو زندہ گاڑنا۔ یتیموں پر ظلم بیواؤں پر زبردستی غرض ہر طرف بُرائی ہی بُرائی نظر آتی۔ تو حضور راہِ حق اور کسی درست راستہ کے متلاشی ہُوئے۔ اہل کتاب بگڑ چکے تھے اور مکّہ والے کوئی ضابطہ یا قانون اور شریعت نہ رکھتے تھے۔ غرض

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

کے مطابق کہیں نیکی اور صلاحیت امن اور آسائش صلح اور آشتی کا وجُود نہ ملتا تھا۔ عقائد یہ تھے۔ تو نہایت گندے کہ خدائے واحد کے گھر میں تین سو ساٹھ بُت پوجا جاتا تھا۔ یعنی قریبًا سال کے ہر دن کے لئے الگ الگ بُت تھا۔ اعمال ایسے کہ جن سے جنگل کے درندے بھی پناہ مانگیں۔ اخلاق ایسے کہ انہیں دیکھ دیکھ کر شیطان بھی شرمندہ ہو۔

خلوت پسندی

جب یہ حالت حضور سے برداشت نہ ہو سکی تو حضور بن دیکھے خدا اور حواسِ خمسہ سے نہ محسُوس ہونے والے وراء الورا وجود سے راہِ حق طلب کرنے لگے۔ لوگوں کی ملاقات سے نفرت ہو گئی۔ آبادی میں رہنا چھوڑ دیا۔ حضرت خدیجہ کھجوروں کی ایک تھیلی۔ اور پانی کا ایک مشکیزہ حضور کے ہمراہ کر دیتیں۔ اور حضور مکّہ سے تین میل غارِ حرا کی تاریکیوں میں اپنے مولا سے آہ و زاری کرنے لگے۔ جب ذخیرہ ختم ہو جاتا۔ پھر گھر واپس آتے۔ اور تازہ توشہ یعنی قوت لایموت لے کر پھر اسی غار کی تاریکیوں میں مصروف گریہ و بکا ہو جاتے۔

نزول رُوح امین

معلُوم نہیں۔ کتنے دن کتنے مہینے حضور دنیا سے الگ ہو کر اپنے مولا کی درگاہ میں چیخ و پکار کرتے رہے۔ کہ اچانک ایک دن خدا کا بھیجا ہُوا فرشتہ نہ صرف فرشتہ بلکہ تمام فرشتوں کا سردار ہاں وہی رُوح امین ہاں وُہی ناموسِ اکبر جو شریعت اور وحی کی امانت پہنچانے کے لئے آدم سے حضور تک تمام انبیاء کی طرف بھیجا گیا انسانی شکل میں حضُور کے پاس پہونچا۔ اور حضور کو اپنے سینہ سے لگا کر بھینچ بھینچ کر روحانیت کے تمام انوار حضور کے سینہ میں داخل کر کے صاف لفظوں میں خدا کا پاک کلام پہنچا کر حضور کو خدا کی طرف سے خلعت نبوت و رسالت پہنایا۔

رشد و ہدایت کا دور

اس کے بعد احکام پر احکام شریعتوں پر شریعتیں۔ قوانین پر قوانین ضابطوں پر ضابطے نازل ہونے شروع ہُوئے۔ توحید کا ثبوت بُت پرستی کی تردید معبودانِ باطلہ کا ابطال۔ اخلاق کی اصلاح۔ اعمال کی درستی عقائد کی عمدگی کا دَور چل پڑا۔ اور سچ مچ یہ الفاظ صادق آنے لگے۔ کہ:-

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى ۝

یعنی تجھے راہِ حق کا متلاشی پا کر تجھے راہِ حق دکھا دی۔ بلکہ تجھے اس پر چلا دیا۔ دیکھو کیسی عجیب بات ہے۔ کہ یا تو حضُور اپنی قوم کی برائیاں دیکھ کر حیران تھے۔ کہ ان بدیوں کو کس طرح دُور کیا جائے۔ اور موجُودہ بُرے عقائد بُرے اعمال اور بُرے اخلاق کی جگہ کونسے عقائد کونسے اعمال۔ اور کونسے اخلاق اختیار کئے جائیں۔ مگر باوجُود شدید حیرانی کے حضُور کوئی راہ نہ پاتے تھے۔ اور یا یہ حالت ہے۔ کہ قرآن مجید جیسی وحی مَتلُوّ اور حدیث جیسی وحی غیر متلوّ اترنی شروع ہُوئی۔ ہر روز کوئی نہ کوئی ہدایت نازل ہوتی۔ اور ہر رات کوئی نہ کوئی حکم اُترتا۔ اور ۲۳ برس تک یہ سلسلہ جاری رہ کر حضور کو ایسی سیدھی راہ دکھائی گئی کہ اس سے بڑھ کر کوئی راہ سیدھی نہیں اور حضُور کو ایسے راستہ پر چلایا گیا۔ کہ اس سے بڑھ کر نہ دُنیا میں پہلے کوئی راستہ سیدھا تھا۔ اور نہ بعد میں ایسا سیدھا راستہ کوئی ہو گا۔ پس دُوسرے دَور کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ:-

وَوَجَدَكَ ضَالًّا

یعنی حضور نے خدا سے ایک قانون ایک ضابطہ۔ ایک شریعت اور ایک راہ طلب کی جس پر

فَهَدٰى

یعنی خدا نے کامل ترین۔ افضل ترین۔ درست ترین ضابطہ اور قانون اور شریعت اور راہ حضور کو عطا فرمائی۔ کہ اُس سے بڑھ کر نہ دُنیا میں کسی کو عطا ہُوئی۔ اور نہ قیامت تک عطا ہو گی۔ اس دَور کا ذکر قرآن مجید میں خدا تعالےٰ نے ایک اور جگہ بھی کرتا ہُوا فرماتا ہے۔

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا۔

یعنی ایک وُہ زمانہ تھا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے جان تھے۔ نہ زندگی تھی۔ نہ زندگی کا نور۔ نہ روحانیت کا کبھی علم تھا۔ اور نہ اُس کوچہ میں گزر۔ مگر اچانک ہم نے اس شخص کو زندہ کیا۔ اور نہ صرف زندہ کیا۔ بلکہ ساری دُنیا کو زندہ کرنے کے لئے اس کے ہاتھ میں ایک روشن کتاب دی۔ کہ جسے لے کر ساری دُنیا کے اندھیروں کو دُور کرنے لگا۔ لوگو! بتاؤ۔ کہ کیا یہ شخص دُنیا کے لئے بہتر ہے۔ یا تمہارے بُت جو بے جان بے نور۔ اور سراسر بے فیض ہیں۔

تیسرا دَور

اس کے بعد حضور کی زندگی کا تیسرا دَور شروع ہوتا ہے۔ یعنی ہجرت سے وفات تک اس دَور میں گو قرآن نازل ہو رہا ہے راہِ حق بھی مل چکی ہے۔ سیدھے راستہ پر بھی آپ چل رہے ہیں۔ اور لوگوں کو چلا رہے ہیں۔ مگر کفار کا غلبہ ہے۔ اور حضور کے وسائل محدُود ہیں۔ روپیہ نہیں۔ سامان نہیں۔ کہ کفار سے جہاد کر سکیں۔ اسلام کو اُن کے حملوں سے بچا سکیں۔ قوم کے فقرا کی مدد کر سکیں۔ یتیموں اور بیواؤں کی دستگیری کر سکیں۔ صدقات کے ذریعہ قوم کے پسماندہ افراد کی حالت درست کر سکیں۔ غرض شریعت تو ہے۔ مگر اس کو عملی شکل دینے کے لئے سامان نہیں۔ خلاصہ یہ کہ نہ مسلمانوں کی مدد۔ نہ کفار کا دفعیہ لیکن خدا تعالےٰ نے اس دَور میں بھی حضور کی امداد فرمائی۔ اور غنیمتوں پر غنیمتیں تحفوں پر تحفے۔ زکاۃ پر زکاۃ جزیہ پر جزیہ آیا اور اس کثرت سے آیا۔ کہ حضور کو جو حصہ ملا۔ اس سے حضُور غریب سے امیر بلکہ امیر الامراء بن گئے۔ جیسا کہ فرمایا

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰى

یعنی ہم نے تجھے غریب یعنی ایسا شخص پایا جو اپنے مقاصد پُورے نہ کر سکے۔ اپنا مشن نہ چلا سکے۔ اپنا کاروبار جاری نہ رکھ سکے۔ اور اپنے اغراض کو عملی جامہ نہ پہنا سکے۔ لیکن یہ حالت جاتی رہی۔ اور تو غریب سے امیر ہو گیا۔ اور تیرے پاس اور دوسرے مسلمانوں کے پاس اتنا مال آیا۔ کہ قرآن کے احکام عملی جامہ پہننے لگے۔ یتیموں کی پرورش ہونے لگی جہاد کا سامان جمع ہو گیا بیواؤں کو گزارہ ملنے لگ گیا۔ قربانیاں ذبح ہونے لگیں۔ اور مؤلفۃ القلوب کی وُہ مدد ہُوئی۔ کہ ایک قریشی سردار کہنے لگا۔ کہ:۔ مُحَمَّد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اس شخص کی طرح خرچ کرتا ہے۔ کہ جس کا خزانہ کبھی ختم ہی نہ ہونے والا ہو۔

حدیثوں میں لکھا ہے کہ حضور نے فتح مکہ کے بعد مکہ کے بڑے بڑے سرداروں کو ایک ایک وادی بھر کر بکریاں اور اونٹ دیئے۔ مسجد نبوی میں درہموں کے ڈھیر لگ جاتے۔ اور غریبوں میں تقسیم کئے جاتے۔ کپڑے اور غلہ کھجوریں اور منقولہ نقدی اور چاندی زمینیں اور جائدادیں لگاتار اور کثرت سے حاصل ہوئیں۔ اور اسی سرعت سے مستحقین میں تقسیم ہوئیں۔ صرف ایک غزوہ خیبر ہی میں گاؤں کے گاؤں علاقے کے علاقے مسلمانوں کو ہاتھ لگے۔ اس ایک جنگ میں کھجوروں کے چالیس ہزار درخت تقسیم کئے گئے۔ خود حضور علیہ السلام کے حصہ میں فدک نام گاؤں سالم اور دوسری متفرق زمینیں آئیں اور حضور نے دل کھول کر صدقہ دیا۔ اور خیرات کی۔ حجۃ الوداع میں حضور نے اپنے ذاتی مال سے پورے ایک سو اونٹ کی قربانی کی۔ غرض یہ تیسرا دور فتوحات۔ صدقات۔ قربانیوں صلہ رحمیوں۔ یتامیٰ کی پرورش۔ بیواؤں کی پرداخت اور اسلام کے احکام کو عملی جامہ پہنانے کا تھا۔ پس بالکل ٹھیک ہے۔ اور پوری طرح درست ہے۔ وہ نقشہ جو ہمارے خدا نے کھینچا ہے۔

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ

یعنی حضور کی زندگی کا تیسرا دور فتوحات کا دور تھا۔

تین نصیحتیں

ان تین واقعات کے بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اے نبی تیری زندگی کے تینوں واقعات کے ساتھ تیرے لئے اور تیری امت کے لئے تین نصیحتیں بھی وابستہ ہیں اور وہ یہ ہیں۔

یتیمی کی تلافی کر

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ

یعنی تیری زندگی کے پہلے دور میں ہم نے تیری یتیمی دور کر کے تجھے بہتر سے بہتر سرپرست دیئے۔ اس لئے جب تیری یتیمی کی تلافی خدا نے کی تو تیرا بھی فرض ہے کہ تو اس کے شکریہ میں دنیا کے یتیموں کی یتیمی کی تلافی کرے۔ پس اے نبی اور اس کی امت کے لوگو تمہاری سوسائٹی میں کوئی یتیم زمانے کے حوادث یا لوگوں کے ہاتھوں سے قہری سلوک نہ اٹھانے پائے۔ بلکہ اے نبی اور اے مسلمانو تم کمر ہمت باندھ کر اس کوشش میں لگ جاؤ۔ کہ کوئی یتیم بے کس نہ رہے۔ کوئی یتیم بغیر گارڈین کے نہ رہے۔ کوئی یتیم کسی قسم کے قہر کا نشانہ نہ بن سکے۔ نہ انسانی ہاتھ سے نہ زمانے کے ہاتھ سے۔

سائل کے سوال کو پورا کر

پھر فرمایا

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ

یعنی اے نبی تیری زندگی پر دوسرا دور یہ آیا تھا۔ کہ تو ہم سے راہ حق مانگتا تھا۔ اور تیرے مانگنے پر ہم نے تجھے راہ حق دکھائی تھی۔ اس لئے شکریہ کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اب تیری یا کسی مسلمان کی درگاہ سے کوئی سائل مایوس ہو کر نہ جائے۔ جس طرح تیری جب کہ تو راہ حق کا سائل تھا۔ ہم نے دستگیری کی تھی اور تیرا سوال پورا کر دیا تھا۔ اور تجھے اپنی درگاہ سے دھتکارا نہ تھا۔ اسی طرح اے نبی تیرا بھی فرض ہے کہ کوئی سوالی خواہ مال کا سوالی ہو خواہ تحقیق حق کا کبھی بھی تیرے پاس سے مایوس نہ جائے۔ اور نہ اسے دھتکارا نہ جائے۔ بلکہ جس طرح تیرا سوال ہم نے پورا کیا تھا تو تمام دنیا کے سائلوں کے سوال پورے کر۔

غریب تھا خدا نے امیر بنایا

پھر فرمایا۔

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

یعنی تیری زندگی پر تیسرا دور یہ آیا تھا کہ تو بے سامان تھا۔ ہم نے تجھے با سرو سامان کر دیا۔ تو غریب تھا ہم نے تجھے مالدار کر دیا۔ اس کے شکریہ میں تجھے چاہیئے کہ دنیا کے اور امیروں کی طرح نہ بن جانا کہ جو پہلے غریب ہو کر جب امیر بنتے ہیں۔ تو پچھلی حالتوں کو لوگوں سے چھپاتے ہیں۔ اور خدا کے احسانات کا ذکر تک نہیں کرتے۔ اور لوگوں کے سامنے زبان پر بھی نہیں لاتے۔ کہ دیکھو ہم بالکل مفلوک تھے گو خدا نے ہمیں امیر کر دیا۔ بلکہ تجھے چاہیئے کہ تو علی الاعلان لوگوں میں ذکر کرے کہ میں غریب تھا خدا نے مجھے امیر بنا دیا۔ میں بے سرو سامان تھا خدا نے مجھے سامان دیا۔ میں بے اسباب تھا خدا نے مجھے ہر قسم کے اسباب سے مالامال کیا۔ حدیثوں میں لکھا ہے کہ مکہ کی فتح کے دوسرے دن جبکہ حضور ہزاروں جانثاروں کے مجمع میں مکہ والوں کی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لئے دربار میں بیٹھے تھے۔ ایک شخص کانپتا ہوا حضور کی مجلس میں پہونچا۔ حضور نے فرمایا مجھ سے کیوں خوف کھاتا ہے۔ میں تو ایک ایسی بیوہ عورت کا بیٹا ہوں جو غربت کی وجہ سے کئی دن کا خشک کردہ باسی گوشت کھایا کرتی۔ سبحان اللہ کیسے عجیب طریقے سے حضور نے اس چھوٹے سے جملہ میں خدا کے لاکھوں کروڑوں احسانات کا اظہار کیا۔ اسی طرح بہت سے امیر اپنے اموال اور اپنے روپیہ کو چھپاتے ہیں۔ تاکہ غریب رشتہ داروں یا مسکینوں اور محتاجوں یا اور رفاہِ عام کے کام کرنے والی سوسائیٹیوں کی طرف سے امداد کا مطالبہ نہ ہو۔ مگر حضور کو خدائے تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اے نبی تو خدا تعالےٰ کے انعامات اور اس کے عطا کردہ اموال کو لوگوں سے چھپا نہیں بلکہ اپنے تمول کا ڈھنڈورا پیٹ تاکہ بھوکے آئیں اور تیرے دسترخوان سے کھائیں۔ یتیم آئیں۔ اور تو ان کی امداد کرے۔ بیوائیں آئیں۔ اور وہ اپنی مشکلات تجھ سے حل کرائیں۔ ہر قسم کے محتاج حاضر ہوں۔ اور تو ان کی احتیاج دور کرے۔ قبیلوں کے وفد آئیں۔ اور تو انہیں مالامال کر دے۔ مجھے اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک عربی شعر یاد آیا۔ جس میں حضور نے اپنی غربت کے بعد اپنی امارت کا ذکر فرمایا ہے۔ اور اپنی پہلی بے کسی کو بالکل نہیں چھپایا۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ كَانَ أُكُلِي

ایک زمانہ تھا کہ میں دوسروں کے دسترخوان کے ٹکڑے کھایا کرتا تھا۔

فَصِرْتُ الْيَوْمَ مِطْعَامَ الْأَهَالِي

لیکن آج یہ حالت ہے کہ میرے دسترخوان پر خاندانوں کے خاندان کھاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امر سے ذرا بھی نہیں گھبرائے۔ کہ لوگ یہ معلوم کر لیں گے۔ کہ ایک زمانہ میں حضور باوجود رئیس اعظم اور صاحب جائداد ہونے کے اپنی جائداد سے بے سروکار ہو کر اور خدا کی راہ میں تارک دنیا اور درویش بن کر اپنے بھائی اور بھاوج کے سلوک پر انحصار رکھتے تھے۔ بھاوج نے سالن بھیجدیا تو وہ کھایا۔ دال بھیجدی تو وہ کھالی۔ کسی کے ساتھ روٹیاں بھیجدیں تو وہی قبول فرمالیں۔ صرف روٹیاں بھیجدیں تو انہیں ہی شکریہ کے ساتھ آسمانی مائدہ سمجھ لیا۔ سبحان اللہ اللہ کے نبی اور ولی اس کے احسانات کی کس قدر منادی کرتے ہیں۔

خلاصہ

پس ان آیات میں حضور علیہ السلام کی زندگی کے تین دور جو زمانے کے لحاظ سے ترتیب وار تھے۔ اسی ترتیب زمانی سے بیان کئے گئے ہیں۔ اور پھر تین نصیحتیں اسی ترتیب سے بیان کی گئی ہیں۔ جس ترتیب سے وہ واقعات ظہور پذیر ہوئے تھے۔ اور یہ حکیمانہ اور نہایت دلچسپ ترتیب یقیناً قرآن مجید کو الہامی کتاب اور خدا کا کلام ثابت کرتی ہے۔ ورنہ ایک انسانی دماغ اور وہ بھی ایک امی کا بغیر الہام الٰہی کے کبھی بھی ایسی ترتیب پیش نہیں کر سکتا۔ اب میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ کی ضرورت

نظارت ہذا میں ایک مبلغ کی آسامی خالی ہوئی ہے۔ جس میں جامعہ احمدیہ قادیان کی مبلغین کلاس پاس شدہ امیدوار مقرر کیا جائے گا۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ و تصدیق مقامی پریذیڈنٹ نظارت ہذا میں بھجوادیں۔ اگر کوئی سابقہ تجربہ ہو تو اس کا بھی ذکر کیا جائے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

اعلانات نکاح

۱۔ میرے پوتے ملک عبدالرشید کا نکاح مسماۃ عزیزہ بیگم صاحبہ بنت ملک محمد حسین صاحب بیرسٹر مرحوم کیساتھ بعوض ۱۵۰۰ روپیہ مہر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۱۴ر ستمبر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے اس رشتہ کو مبارک کرے۔
خاکسار ملک غلام حسین قادیان

۲۔ مورخہ ۱۳ر ستمبر ۱۹۴۱ء کو حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ملک صلاح الدین صاحب خالد ابن ماسٹر نواب الدین صاحب مرحوم کا نکاح رضیہ دولت بیگم بنت ملک ظہورالحق صاحب ساکن نیض اللہ چک سے بعوض سات صد روپیہ مہر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ یہ تعلق جانبین کیلئے مبارک کرے
خاکسار ملک عبدالرحیم

(۳) ۸ر اگست کو بمقام گوجرانوالہ مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مرحوم مسمی رسول احمد ولد میاں محمد عمر صاحب آف وزیر کا نکاح بعوض پانچصد روپیہ مہر مسماۃ رمضان بی بی بنت میاں فضل الٰہی آف گوجرانوالہ سے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد شریف لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

برلن ۱۸ ستمبر جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن فوجیں فتح پر فتح حاصل کرتی جا رہی ہیں۔ انہوں نے لینن گراڈ کے ۱۱۹ آہنی قلعوں کو ملیا میٹ کر دیا ہے۔ یوکرین میں وہ خاکنائے پیری کوپ تک پہنچ گئی ہیں۔ جو جزیرہ کریمیا کو یوکرین سے ملاتی ہے اور بحیرہ اسود کے اہم ترین روسی بحری اڈے کا دروازہ ہے۔ نیز یہ کہ جرمن حملہ یوکرین کے مشرق میں شدت کے ساتھ جاری ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ کریمیا کا سلسلہ رسل و رسائل کاٹ دیا ہے۔ اور اس کے پانیوں میں روسی بیڑے پر ہوائی حملہ کر کے کئی جہاز غرق کر دیئے گئے ہیں۔ لینن گراڈ ریڈیو سے کہا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے لینن گراڈ کے ایک محاذ پر جرمن فوجوں کو ۹ میل پیچھے دھکیل دیا گیا ہے۔

انقرہ ۱۸ ستمبر تجوری حلقوں کا بیان ہے کہ روس کی جنگ چھ ہفتوں تک کاکیشیا کے محاذ پر پہنچ جائے گی۔ اور جرمن ایک ماہ میں کاکیشیا کے پچاس فی صدی تیل پر قابض ہو جائیں گے۔

لنڈن ۱۸ ستمبر بی۔ بی۔ سی کی خبر ہے کہ نازی حکام نے ناروے میں مارشل لا نافذ کر دیا ہے۔ اور کارخانوں میں ہڑتالیں کرنے اور ملک کے صنعتی کاموں میں رکاوٹ پیدا کرنے کی سزا موت مقرر کر دی ہے۔

لنڈن ۱۸ ستمبر ایران کے نئے بادشاہ نے کل شام حلف وفاداری لیا۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ میری حکومت برطانیہ اور روس کی حکومتوں سے تعاون کرے گی نیز اصلاحات کے نفاذ کے بارہ میں پارلیمنٹ سے بھی تعاون کریگی۔ لوگوں پر سختی کرنے والے افسروں کو سزائیں دی جائیں گی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سابق بادشاہ کی تمام جائداد گورنمنٹ کے حوالہ کر دی جائے گی۔ وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ سابق بادشاہ کے عہد میں ایرانی عوام اور کمیونسٹوں کو جو نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی کر دی جائیگی اور جو زمینیں بہت کم قیمت پر حاصل کی گئی تھیں۔ وہ واگذار کر دی جائیں گی۔ نئے نظام حکومت میں عوام کو زیادہ دخل حاصل ہو گا۔

لنڈن ۱۸ ستمبر ایبے سینیا کے شہنشاہ ہیل سلاسی نے اعلان کیا ہے کہ ملک سے غلامی کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۱۸ ستمبر وزیر خزانہ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ایک ماہ میں روس کو ایک کروڑ ڈالر کی مالی امداد دی گئی ہے روس سے ایک کروڑ ڈالر کی مالیت کا سونا عنقریب یہاں پہنچ جائے گا۔

واشنگٹن ۱۸ ستمبر مسٹر روزویلٹ نے پارلیمنٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ ادھار اور پٹہ کے قانون کے لئے ۵۔ ارب ۹۸ کروڑ ۵ ہزار ڈالر کی رقم منظور کی جائے۔ جس سے اتحادیوں کی مدد کی جائے گی۔

لنڈن ۱۸ ستمبر سوویٹ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سٹیٹ ڈیفنس کمیٹی نے ۱۶ سے ۵۰ سال کی عمر کے تمام مردوں کے لئے فوجی تربیت لازمی قرار دیدی ہے۔ اس طرح سرخ فوج کے لئے ریزرو سٹ تیار کئے جائیں گے۔ مزید برآں ہر شخص کے لئے ۱۰ گھنٹے فوجی تربیت حاصل کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ یعنی ہر شخص اپنا کام کرنے کے بعد فوجی تربیت حاصل کریگا

نیویارک ۱۸ ستمبر نازیوں کو برلن پر شدید ترین ہوائی حملوں کا یقین ہے۔ اس لئے وہ بہت گہری پناہ گاہیں تعمیر کر رہے ہیں جن میں ان لوگوں کی رہائش کا بھی انتظام ہو گا۔ جن کے مکان تباہ ہو جائیں گے۔

طہران ۱۸ ستمبر قریباً چھ صد جرمن جن میں عورتیں اور بچے بھی تھے۔ کاروں میں ترکی کو جا رہے تھے۔ کہ روسی فوجیوں نے ان کاروں کو شہر سے باہر چند میل کے فاصلہ پر روک لیا۔ جو جرمن لاریوں کے ذریعہ ترکی کو جا رہے ہیں۔ ایرانی پولیس ترکی کی سرحد تک ان کی نگرانی کرے گی۔

لنڈن ۱۸ ستمبر کہا جاتا ہے۔ کہ اپنی بندرگاہوں میں جرمنی اور اٹلی کے جو جہاز امریکہ نے پکڑے تھے وہ برطانیہ کے حوالہ کر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے چنانچہ اٹلی کا ایک ۸ ہزار ٹن کا جہاز عنقریب برطانیہ کو دیدیا جائے گا۔

لنڈن ۱۸ ستمبر سویڈن سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ اس سے جرمنی کے تعلقات خراب ہو رہے ہیں۔ جرمن اس پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔ کہ اگر وہ روس کے خلاف اعلان جنگ نہیں کر سکتا۔ تو کم سے کم کمیونسٹوں کے خلاف تو کوئی قدم اٹھائے لیکن فی الحال سویڈن اس پر بھی رضامند نہیں

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ ایک اطالوی نامہ نگار کا بیان ہے کہ لینن گراڈ کے محاذ پر لڑنے والی روسی اور جرمن فوجوں کی مجموعی تعداد ۲۵ لاکھ ہے

لاہور ۱۸ ستمبر برطانیہ کی وزارت طیارہ سازی کو پنجاب کی طرف سے ۲۳۸۰۰ پونڈ کی ایک اور رقم بھیجی گئی تھی۔ تا اس سے ہوائی جہازوں کا دوسرا سکویڈرن خریدا جائے۔ وزارت مذکور نے اس کے لئے گورنر پنجاب کو شکریہ کا تار بھیجا ہے۔

قاہرہ ۱۸ ستمبر ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جرمن فوج کے جو دستے مصری سرحد میں قریباً ۳۰ میل گھس آئے تھے انہیں اتحادی فوجوں نے واپس ان کے مورچوں پر ہٹا دیا ہے۔

لنڈن ۱۸ ستمبر ایک روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جھیل المن کے محاذ پر ۴۰ اور ۵۰ ہزار کے درمیان جرمن سپاہی ہلاک ہوئے اور روسیوں کے تیس ہزار سپاہی کام آئے۔

نیویارک ۱۸ ستمبر جرمنی میں کسی شخص کو اجازت نہیں۔ کہ لوہے یا کسی دیگر دھات کی بنی ہوئی کوئی چیز اپنے پاس رکھ سکے یا فروخت کر سکے۔ تمام جرمنوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ دھاتوں کی بنی ہوئی سب چیزیں حتی کہ کھانا پکانے کے برتن بھی حکومت کے حوالہ کر دیں۔ مستریوں وغیرہ کو حکم دیا گیا ہے کہ آئندہ دھات کی کوئی چیز نہ بنائیں۔ اور جو بنی ہوئی ان کے پاس ہیں۔ وہ حکومت کے حوالہ کر دیں۔

لنڈن ۱۸ ستمبر کل طہران کے قریب برطانی اور روسی افواج کے کمانڈروں کی ایک کانفرنس ہوئی۔ اور اس کے بعد وہ طہران میں داخل ہو گئے۔ دونوں ملکوں کی فوجیں بھی طہران میں داخل ہو چکی ہیں

لنڈن ۱۸ ستمبر برطانیہ اور امریکہ کے جو نمائندے روس جانے والے ہیں۔ آج ملک معظم نے انہیں شرف ملاقات بخشا۔

شملہ ۱۸ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ فقیر صاحب ایپی نے اپنے متبعین کو ہدایت کی ہے۔ کہ مسافر لے جانے والی لاریوں کو نہ لوٹا جائے۔ اور قبائلی علاقہ میں رہنے والے ہندوؤں کا اغوا نہ کیا جائے۔

شملہ ۱۸ ستمبر حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ دیا سلائی کے ایسے بکسوں کی صنعت کی جن میں ۴۰ سے ۵۰ تک دیا سلائیاں آسکیں۔ حوصلہ افزائی کی جائے۔ ان بکسوں پر اڑھائی روپیہ فی گروس محصول عائد ہو گا۔

طہران ۱۸ ستمبر ایران کے نئے بادشاہ نے اختیارات سنبھالنے کے فوراً بعد اپنے خاص اختیارات سے ایرانی پولیس کے چیف کو موقوف کر دیا۔

لنڈن ۱۸ ستمبر گذشتہ جون میں برطانی طیاروں کی بمباری سے سوئٹزرلینڈ کے دو شہروں کو نقصان پہنچا تھا۔ حکومت برطانیہ نے بطور ہرجانہ گیارہ لاکھ دس ہزار فرینک سوئٹزرلینڈ کی حکومت کو ادا کر دیا ہے۔

دہلی ۱۸ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ قواعد تحفظ ہند میں ترمیم کی جا رہی ہے جس کے رو سے ٹیلیگراف سنسروں کو مزید اختیارات دیئے جائیں گے۔

شملہ ۱۸ ستمبر حکومت ہند اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ ہندوستان کے سٹینڈرڈ ٹائم کو ایک گھنٹہ زائد کر دیا جائے تا عوام کو ہوائی حملوں کے وقت ہر قسم کی سہولت میسر ہو سکے اور وہ وقت مقررہ سے پہلے ہی پناہ گاہوں میں پہنچ کر مناسب تدابیر اختیار

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی